سوال

(278) گواہوں کے بغیر نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہندہ کا نکاح ثانی زید سے ہوا، لیکن گواہ وکیل بوقت نکاح نہ تھا۔ صرف ایک شخص نکاح پڑھانے والا تھا۔ توایسی حالت میں نکاح ہندہ کا زید سے شرعاً صحیح ودرست ہوا یا کہ نہیں؟ جواب اس کا ازروئے حدیث شریف وکتاب اللہ کے مرحمت ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مذکورہ میں نکاح ہندہ کا زید سے صحیح ودرست نہیں ہوا۔ صحت نکاح میں کم ازکم دو گواہ شرط ہیں۔

"عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ، وَمَا كَانَ مِنْ نِكَاحٍ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ، فَهُوَ بَاطِلٌ"

(اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ نصب الرایة لاحادیث الھدایة: 2/2)

"عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی (کی اجازت) اور دو عادل گواہوں (کی موجودگی) کے بغیر کوئی نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ جو نکاح اس طریقے کے سوا ہو، وہ باطل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 483

محدث فتویٰ